Day 2 :Quran kia hay قرآن کیا ہے؟

اللہ کا فرمان ہے: يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔ اللہ اُس کی رہنمائی کرتا ہے جو اُس کی رضامندی (سلامتی کے راستوں) کی پیروی کرتا ہے اور وہ اُس کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آتا ہے اپنے حکم سے اُن کو سیدھا راستہ دِکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم قرآن پاک کا سفر شروع کر رہے ہیں۔ کورس کا نام ہے سبیل الجنّہ اور سبیل کا لفظ سُبل سے ہے۔ قرآن پاک میں اِس سے 167 الفاظ آئے ہیں۔ اِس کا معنی 'راستہ' ہے۔ یہ سفر جنّت کی طرف لے کر جاتا ہے۔ اِس کورس میں ہم وہ کام سیکھیں گے جو جنّت کی طرف لے کر جاتے ہیں اور اُن کاموں کی طرف رہنمائی حاصل ہوگی۔ الحمدوللہ یہ کتاب ہماری زندگی میں کُھل گئی ہے۔ عام طور پر قرآن مُردوں پر پڑھا جاتا ہے اور لوگ سورۃ فاتحہ پڑھ کر مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔ انشاللہ آپ خود دیکھ لیں گے کہ سورۃ فاتحہ کی ضرورت زندہ لوگوں کو زیادہ ہے۔ ہدایت کی دُعا ہمیں اپنی زندگی میں ہی کرنی چاہیئے۔

اَلحمدُللہ وَ بِنِعْمَۃ تتم الصالحات لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ إلاَّ بِاللهِ یہ سب اُس مالک کی کرم نوازی ہے کہ ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہر دِن آنے سے پہلے دو نفل شُکرانے کے پڑھیں کہ اُس کی توفیق سے ہم نے قرآن سیکھنے کا یہ سفر شروع کیا ہے۔ ہر انسان کی زندگی میں دو دِن بہت اہمیت کے حامل ہیں ایک وہ جس دن وہ پیدا ہوتا ہے اِسلئے نہیں کہ وہ سالگرہ منائیں بلکہ اُس دنِ وہ اِس دُنیا میں اللہ کے حکم

سے آیا۔ دوسرا وہ دِن اہم ہے جس دِن اُس کو یہ پتا چل جائے کہ وہ کیوں اِس دُنیا میں بھیجا گیا ہے، اُس کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

یہ کورس ہمیں یہ سب بتائے گا اور مقصدِ حیات کی طرف رہنمائی کرے گا۔ اللہ کی کتاب جہاں ہمیں زندگی اور آخرت کو کامیاب بنانے کے گُر سکھاتی ہے وہاں ہمیں اللہ سے باتیں کرنا بھی سکھاتی ہے۔

اللہ سے محبت ہونے لگتی ہے۔ یہ قرآن پاک اللہ کا کلام ہے۔ یہ 'كلام الله في لوحِ محفوظ' ہے۔

یہ ہمارے پاس کتابی شکل میں نہیں آیا بلکہ یہ بول کر سکھایا گیا۔ لکھے ہوئے الفاظ بولے ہوئے الفاظ سے فرق ہوتے ہیں۔ کسی کے کلام / لیکچرز کو اگر لکھ کر کتابی شکل میں پیش کیا جائے تو سُننے اور اصل لیکچر میں آپ کو کافی فرق نظر آئے گا۔ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ جب ہم کسی کی بات سُنتے ہیں اور درمیان میں توجہ بٹ جائے یا پھر کوئی فون کال سُننے لگ جائیں تو ہم اُس بات کو پوری طرح نہیں سمجھ سکیں گے کیونکہ ہم ایک وقت میں ایک بات / آواز کو ہی اچھی طرح سُن اور سمجھ سکتے ہیں۔

جب ہم قرآن پاک پڑھیں تو ہمارے اِرد گرد کی آوازیں ہمارے لئے اُس کو اچھی طرح سمجھنے میں رُکاوٹ بنتی ہیں اِس لئے ضروری ہے کہ جب ہم قرآن پڑھیں اور سیکھنے بیٹھیں تو ہمارا دِل اور دماغ مکمل فوکسڈ ہو۔ ذہن ہر طرح کی سوچوں سے آزاد ہو اور ہمارا سارا دھیان اور مکمل توجہ اللہ کے کلام کی طرف ہو۔ اللہ سے مدد مانگیں اپنے اوپر رشک کریں۔ ایک بہت پیاری حدیث ہے جس کا خلاصہ ہے کہ جب کوئی انسان علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو سُمندروں کی مچھلیاں، پرندے، اور فرشتے اُس کے لئے بخشش کی دُعا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں اِس وقت ہمارے لئے اللہ کی کون کونسی مخلوق ہمارے لئے دُعا کر رہی ہے۔

اگر ہم یہاں نہ ہوتے تو کیا کر رہے ہوتے؟ سوئے ہوتے؟ ہمیں مسلم اُمّت کو نیند سے جگانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے نہ صرف خود غفلت کی نیند سے جاگنا ہے اور اپنے آپ کو اِس قابل بنانا ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی خیر خواہی کریں دوسروں کے لئے بھی فائدہ مند بن سکیں۔

یہ کتاب کیوں پڑھوں؟ کیونکہ آج کل ہمارا دھیان اِس بات پر رہتا ہے کہ مجھے کیا فائدہ ہو گا؟

ہم دُنیاوی تعلیم اپنے کسی نہ کسی فائدے کے لئے حاصل کرتے ہیں۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگ روزانہ سارا دِن تعلیم تو حاصل کرتے ہیں لیکن علم کے شوق میں نہیں بلکہ اصل مقصد نوکری یا ترقّی ہوتا ہے۔ ہم کسی پیشے / کیرئر کے شوق میں پڑھتے ہیں۔

انشاللہ قرآن ہمارے لئے دُنیا اور آخرت کی کامیابی بنے گا۔ اور اِس بات کی گارنٹی ہے کہ ہم اِس علم کو حاصل کر کے اِس پر عمل کریں تو یہ کامیابی کی ضمانت ہو گی۔

اور یہ گارنٹی / ضمانت ہمیں کسی اور علم سے نہیں ملتی۔ ہمیں نہیں معلوم کل ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے۔ ہماری زندگی کتنی ہے؟ کل دُنیاوی تعلیم حاصل کر کے کوئی نوکری کریں گے بھی یا نہیں۔

دُنیاوی تعلیم ہمیں مستقبل کی کوئی گارنٹی نہیں دیتی۔ لیکن یہ کتاب نہ صرف ہمیں دُنیا میں جینا سکھاتی ہے بلکہ آخرت میں بھی کامیاب کرے گی (انشاللہ)۔

اِس قرآن کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ آخرت کی کامیابی سے پہلے دُنیا کی کامیابی کے طریقے سکھاتی ہے۔ اور اِس کتاب کی سب سے شاندار بات یہ ہے کہ جس دِن سے آپ سیکھنا شروع کریں آپ کی کامیابی کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ عام طور پر تو یہی ہوتا ہے کہ جب تک آپ کورس پورا نہ کریں یا کام

مکمل نہ کریں آپ کامیاب نہیں ہیں مثلاًماسٹر ز پورا کرنا پڑ تا ہے، کھانا آخیر تک پورا پکانا پڑ تا ہے۔ اگر کوئی کام درمیان میں چھوڑ دیا تو وہ نامکمل ہے اور اُس کا کچھ خاص فائدہ نہیں ہے۔

اِس کے برعکس قرآن کے سفر کی خوبی یہ ہے کہ پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی نیّت کرنے کے ساتھ ہی ہم میں سے کوئی اگر دُنیا سے چلا جاتا ہے تو ہم اللہ کے حضور ایک کامیاب انسان کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔ بے شک کسی شرعی عُذر کی وجہ سے یہ مکمل نہ بھی ہو سکا انشاللہ کل روزِ قیامت جب لوگوں کہ اِس کتاب کے علم کی وجہ سے گریجویٹ کیا جارہا ہو گا تو ہم بھی اُس میں شامل ہونگے۔

اِس کتاب کے علم کی وجہ سے ہم دُنیا کے خوش قسمت ترین انسانوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہم اِس علم کے مُبارک سفر کے آغاز میں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا مانگتے ہیں کہ اللہ ہمیں اِس کتاب کے خزانوں سے فائدہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔ ہمیں ریاکاری اور دکھاوے سے بچائے۔ اللہ ہم سے ایسے عمل کروائے جو اُس کی نظر میں پسندیدہ ہیں۔

اللہ کی رحمت ہے اُس نے ہمیں انسان بنایا اور اُس کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں مسلمان بنایا۔ اُس کی توفیق نے اللہ کے دین سے جوڑ دیا۔ کوئی بھی نیک کام کر کے اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھیں۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ ہمیں اس طرح پیدا کر سکتا تھا کہ باقی فطری صلاحیتوں کے ساتھ ہم سب کو دین اسلام پر پیدا کر دیتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں اختیار دیا گیا ہے وہ اس لئے کہ ہمیں اجر ملے۔ ہمارے درجات بلند ہوں۔

اللہ فرماتے ہیں کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ (سورۃ المؤمنون)

'ہم نے جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔'

تو یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اِس سفر کو ہم نے شعور کے ساتھ شروع کیا ہے۔ یہ دِن ہمارے لئے بہت اہم ہے کہ ہم وہ کام شروع کرنے جارہے ہیں جس کام کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ

'کیا تم نے یہ گمان کیا کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا ہے'

یہ دو سوال ہمارے شعور کو بیدار کرتے ہیں اِس سے ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ ہمیں اللہ نے بیکار پیدا نہیں کیا۔ اپنی روزمرّہ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو دیکھتے ہیں کہ ہم ہر کام کسی نہ کسی وجہ یا مقصد کے لئے کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ نکتہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اپنی کھوئی ہوئی جنّت کو حاصل کر لیں جہاں سے ہمارے باپ آدم اور امّاں حوّا نکالے گئے تھے۔ ابلیس کو آدم سے حسد ہو گیا تھا۔ قرآن کی تقریباً ہر سورہ میں اِس قصّے کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی دفعہ ہمیں دُشمن کی پہچان کروادی ہے۔ شیطان نے انسان کے ساتھ ضد لگائی ہے کہ وہ ہمیں بھٹکائے گا لیکن اُس کا زور صرف کمزور لوگوں پر ہی چلے گا۔ ہم اگر جان بوجھ کر یا لاعلمی سے اُس کی چالوں میں آجائیں گے تو ہمارا ہی نقصان ہو گا۔ ہماری اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے شیطان کامیاب ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تو کتاب اور رسولوں سے ہماری رہنمائی کر دی ہے ہمیں دُشمن کی پہچان کرادی ہے۔ لیکن شیطان نے ہمارے بارے میں اللہ سے یہ کہا تھا کہ؛

لَاتَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِين 'تم ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پاؤ گے' یعنی وہ کامیاب ہو گا۔

ہمیں اللہ کے شکر گزار بندے بنناہے اور قرآن و سنّت کی رہنمائی کے مطابق اپنی زندگی گُزارنی ہے۔
اللہ کی نعمتوں کو جائز طریقے سے استعمال کرنا ہے۔

ہمیں سبیل الجنّہ اختیار کرنا ہے۔ اللہ سے ہدایت کی دُعائیں مانگنی ہیں۔ جب ہمیں یہ مقصد سمجھ آ جائے گا کہ ہم یہاں کیوں آئے پھر ہم صراطِ مستقیم کا راستہ چُنیں گے۔ اگر ہم کچھ اور کرنے لگ جائیں اور وقت ضائع کریں تو ہمارا کیا ہو گا؟ دُنیاوی رشتے کسی کام نہیں آئیں گے۔

حضرت آدمؑ سے غلطی ہوئی تو اُنھوں نے اللہ سے معافی مانگ لی اور فرمایا؛

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِر لَنَا وَتَرْحَمنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اللہ نے اُن کا معاف کر دیا لیکن اُنھیں دُنیا میں بھیج دیا کہ اَب جنّت اعمال سے ملے گی۔ اَب ہدایت کی کتابیں اور رسول آئیں گے۔ یہ کتاب رہنمائی کی کتاب ہے۔ تلاوتِ قرآن کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ اَصل مقصد اِس کی پیروی کرنی ہے۔ صرف ڈرائیونگ کی کتاب یاد کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ اُن اصولوں کی فالو بھی کرنا ہے۔

ہم یہ کورس کیوں کریں؟ تاکہ ہمیں یہ سمجھ آ جائے کہ اپنی زندگی کیسے گُزاریں۔ ہمارا نصب العین یہ ہے کہ رَبّ کی مرضی معلوم کر لیں اور اِس ضابطہ حیات کی پیروی کریں اور دوسروں کو بھی اِس کی طرف بُلائیں۔ بعض اوقات خواتین سوچتی ہیں کہ گھر متاثر ہو گا لیکن یہ اللہ کا کلام آپ کو بہترین بیٹی، بہن، ماں اور بیوی بنائے گا۔ بہترین مائیں ہی آنے والی نسل کی بہترین پرورش کر سکیں گی۔

اسلام کا مزاج یہ ہے کہ ہم امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کریں۔

اِس قرآن پاک کا علم حاصل کریں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں کو بھی سکھائیں۔

انشاللہ آپ کامیاب ہونگی۔